سوال

میری والدہ نے نذر مانی تھی کہ جب بیٹی پیدا ہو تو اس کی خوشی سات یوم تک کرینگی اور اس کا مہر سات ہزار عمانی ریال ہوگا، اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ نوجوانوں پر مہر زیادہ کی ادائیگی اور پھر عورتوں کا شادی کی عمر سے نکل جانا بہت زیادہ ہے، اگر ہم یہ نذر پوری نہ کریں اور بیٹی کی شادی میں آسانی چاہیں تو کیا حکم ہوگا؟

جواب

الحمد للہ

اول :

شادی میں آسانی کرنا اور مہر زیادہ نہ ہونا اور شادی کے اخراجات میں کمی ایک قابل تعریف عمل ہے، اور اس میں ہی خاوند اور بیوی کے خیر و برکت ہے، اور پھر خاوند پر بھی مہربانی ہے کہ وہ اس کے لیے قرض کے بوجھ تلے نہیں آتا، اور سب نوجوانوں کے لیے بھی مہربانی ہوگی اور انہیں فتنہ سے نکالنے کا باعث اور ان کی عفت و عصمت میں آسانی کا باعث ہوگا، اس لیے آپ کا مہر میں کمی کرنا ایک اچھا عمل ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالی اس کی توفیق دے اور اس میں آسانی پیدا فرمائے

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عورتوں کا مہر زیادہ کرنا مکروہ ہے، اور اس میں جتنی بھی تخفیف اور آسانی ہو یہ سنت ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز (87/21).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

مہر زیادہ کرنے اور شادی کی تقریبات کے اخراجات میں اسراف اور خاص کر ہنی مون جس میں بہت زیادہ اخراجات کیے جاتے ہیں کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" مہر اور شادی کی تقریبات میں بہت زیادہ خرچ کرنا یہ سب کچھ شریعت کے مخالف ہے، کیونکہ سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں کم از کم خرچ ہو، اور جتنے اخراجات کم ہونگے اتنی ہی برکت زیادہ اور عظیم ہوگی ....

اور اسی طرح تقریبات میں بھی بہت زیادہ اخراجات کرنے سے شریعت اسلامیہ نے منع کیا ہے، اور یہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں داخل ہوتا ہے :

اور تم اسراف مت کرو یقینا اللہ عزوجل اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا.

اور پھر اس طرح کے معاملہ میں واجب یہی ہے کہ یہ شریعت کے مطابق ہو، اور انسان اس کی حد سے تجاوز مت کرے اور اس میں کسی بھی قسم کا اسراف مت کرے، کیونکہ اللہ عزوجل نے اسراف سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے :

یقینا اللہ تعالی اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا .

اورجسے ہنی مون کا نام دیا جاتا ہے یہ توسب سے زیادہ خبیث اورناراضگی و بغض والا کام ہے؛ کیونکہ یہ غیر مسلموں کی نقالی اور تقلید ہے ، اورپھر اسمیں بہت زیادے مال کا ضیاع بھی ہے ، اوراس کے ساتھ بہت سارے دینی امور کا بھی ضیاع ہے خاص کرجب یہ غیر اسلامی ممالک میں جا کرمنایا جائے ، کیونکہ وہاں جا کرایسا کام کرنے والے واپس آتے ہیں تووہ اپنے ساتھ ایسی عادات اور تقلید لاتے ہیں جوان کے لیے بھی نقصاندہ ہوتی ہیں اوراسلامی معاشرے کے لیے بھی نقصاندہ

اوران امور سے امت کوخطرہ ہے ، لیکن اگرانسان اپنی بیوی کولے کر عمرہ کے لیے جائے یا پھر مدینہ نبویہ کی زیارت کرنے چلا جائے توان شاء اللہ اسمیں کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (175/3).

مزید آپ سوال نمبر (10525) اور (12572) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

دوم :

نذرپوری نہ کرنے کی حالت میں اوریہی آپ کے لیے بہتر ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے آپ کی والدہ پر قسم کا کفارہ لازم آتا ہے ، کیونکہ اس نے ایک مباح نذرمانی تھی جس کا پورا کرنا ضروری وواجب تھا ، بلکہ اس میں انسان کواختیار ہے کہ وہ نذرپوری کرے یا قسم کا کفارہ ادا کرے ، اور قسم کا کفارہ ایک غلام کی آزادی یا پھر دس مسکینوں کودرمیانے درجہ کا کھانا کھلانا جوخود کھاتے ہیں ، یا درمیانہ درجہ کا دس مسکینوں کولباس دینا ہے

اوراگروہ ان تین اشیاء میں کچھ نہ پائے توپھر تین روزے رکھے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" مباح نذر مثلا لباس پہننے ، اورجانورپر سواری کرنا ، اس نذر میں نذرماننے والے کواختیار دیا جائیگا کہ وہ نذرپوری کرے اوراگرچاہے تونذر کوچھوڑ کر قسم کا کفارہ ادا کردے " انتہی

دیکھیں : المغنی (70/10) کچھ کمی وبیشی کے ساتھ

اللہ تعالی ہمیں اورآپ کوایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جواسے پسند ہیں اورجن سے وہ راضی ہوتا ہے

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

87823